بسم اللہ الرحمن الرحیم

Federal Shariat Court

Islamabad یکم نومبر 2022ء

ڈاکٹر مطیع الرحمن،
سینئر ریسرچ ایڈوائزر

فون نمبر 051-9222525

پریس ریلیز

اسلام آباد ( ) بلوچستان میں 5 سال کی بچی کی جبری شادی سے متعلق معزز وفاقی شرعی عدالت پاکستان کی جانب سے لیا گیا از خود نوٹس آج سماعت کے لیے مقرر کر دیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق محمد جو کہ بچی کا والد ہے نے تھانہ خضدار میں ایف آئی آر درج کرائی کہ علاقے میں رائج مقامی اور قبائلی دستور کی وجہ سے اس کی 5 سالہ بیٹی کی زبردستی شادی کر دی گئی۔

میڈیا رپورٹس اور ایف آئی آر کے اندراج پر معزز چیف جسٹس ڈاکٹر سید محمد انور نے از خود نوٹس لیا کیونکہ یہ فعل غیر اسلامی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان 1973 کے آئین کے خلاف ہے۔ یہ ظالمانہ، غیر اسلامی اور سنگدل رسم پاکستان کے بہت سے حصوں میں پائی جاتی ہے جہاں لڑکیوں کی زبردستی شادیاں کر دی جاتی ہیں یا کسی غم زدہ خاندان کو تنازعات ختم کرنے کے معاوضے کے طور پر، کیا جاتا ہے۔ اس رواج کے تحت عورت کی شخصی آزادی کو سلب کیا جاتا ہے لہٰذا یہ اسلامی تعلیمات اور آئین کے آرٹیکل 9 کی خلاف ورزی ہے۔

یہ معاملہ آج چیف جسٹس سید محمد انور اور جسٹس خادم حسین ایم شیخ پر مشتمل وفاقی شرعی عدالت کے بنچ کے سامنے سماعت کے لیے مقرر تھا۔

دوران سماعت معزز عدالت نے واقعے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے فریقین کو معاملے کی مکمل رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ معزز عدالت نے خاص طور پر صوبہ بلوچستان کی جانب سے پیش ہونے والے لاء آفیسر کو واقعہ کی مکمل رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی۔ عدالت نے جبری شادی کے حوالے سے قانون سازی اور حکومت بلوچستان اور دیگر صوبوں کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلق رپورٹ بھی پیش کرنے کی ہدایت کی، مدعا علیہان کی درخواست پر کیس کی سماعت غیر معینہ مدت تک ملتوی کر دی گئی۔

(ڈاکٹر مطیع الرحمٰن)
سینئر ریسرچ ایڈوائزر
وفاقی شرعی عدالت، پاکستان